سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ امریکہ (منعقدہ 26-27-28 جون ۹۶ء) میں

اختتامی خطاب فرما رہے ہیں۔

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published quarterly with exceptions by the
Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
15000 Good Hope Road • Silver Spring, MD 20905 • Tel: (301) 879-0110
Printed and distributed by the Malook Enterprises, Inc., Michigan

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. Box 190442
Burton, MI 48519
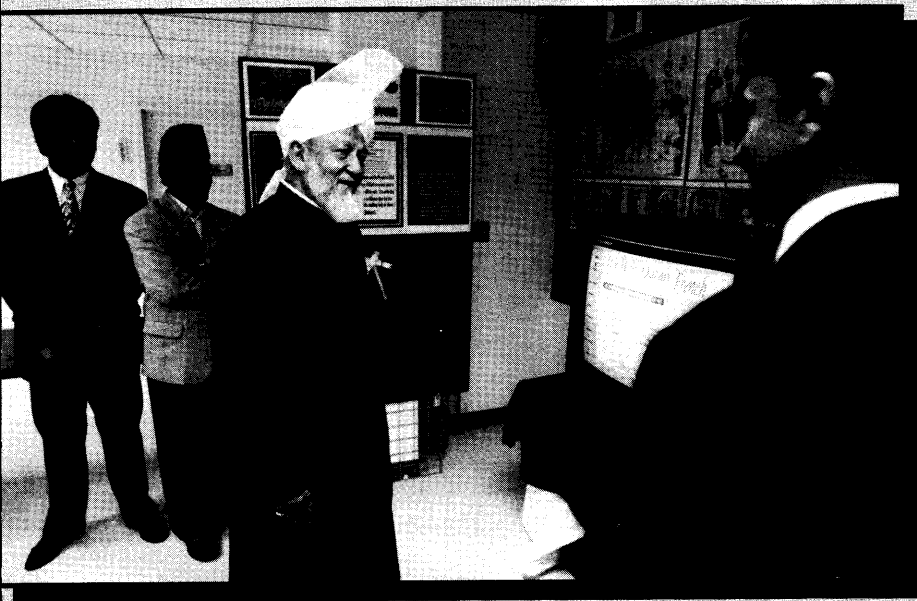
سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمان میں "احمدیہ نمائش" ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمان (امریکہ) میں بچوں اور بچیوں کو کلاس لے رہے ہیں۔

دائیں سے بائیں: -(۱) مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی صدر مجلس انصاراللہ امریکہ (۲) عزت مآب جناب شام بانگ سیڈی سفیر گیمبیا برائے امریکہ (۳) اہلیہ صاحبہ جناب شام بانگ سیڈی (۴) مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نیویارک (۵) مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ ظاہر صدر جماعت روچسٹر۔
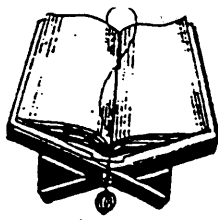
فضول کاموں سے بچو

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

(ترجمہ) مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے بچتے ہیں

تشریح :- شطرنج اور تاش کھیلنا۔ خیالی پلاؤ پکاتے رہنا۔ کھیل تماشوں میں مارے مارے پھرنا۔ سینما اور تھیٹر دیکھنا۔ یاروں اور دوستوں میں بیٹھ کر ہر وقت گپیں مارنا۔ راستوں اور سڑکوں پر کھڑے ہوکر گھنٹوں فضول باتیں کرنا۔ بے کار اور بے نتیجہ بحث کرنا۔ ہر وقت ناول اور افسانے اور قصے پڑھتے رہنا۔ فلمی رسالے اور اخبار دیکھنا۔ خواہ مخواہ دوسروں کے جھگڑوں میں اپنی ٹانگ اڑانا۔ بات بات پر قسمیں کھانا۔ ہر وقت بے تحاشا ہنستے رہنا۔ بیحد سونا۔ ناچ رنگ کی محفلوں میں شریک ہونا۔ فلمی گانے گنگنانا۔ بیہودہ مذاق کرنا۔ کسی کی ہنسی اُڑانا۔ غرض وقت اور روپے کو ضائع کرنے والا ہر کام لغو ہے۔ اور سچے مسلمانوں کی نشانی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وہ ہر لغو کام سے بچتے ہیں۔

(۳ - ۲۳)

جمعہ اور اس کے آداب

— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ ، مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

(المعجم الصغیر للطبرانی۔ باب الحاء من اسمہ الحسن)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک جمعہ (کے خطبہ میں فرمایا۔ اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔ (یعنی اس روز نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک جگہ جمع ہو)

— عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ)

حضرت اوس بن اوس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے۔ ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی۔ ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلود ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں۔ ایسی حالت دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا۔

مکن شادمانی بمرگ کسے

کہ دہرت پس ازوے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے۔ مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 170)

(فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تاکیدی ارشاد

اس آواز پر لبیک کہئے

"دعوت الی اللہ کے متعلق میں بارہا خطبات میں اعلان کر چکا ہوں اور بیان کر چکا ہوں اور اس کی اہمیت بیان کر چکا ہوں۔ ہر رنگ میں میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جب تک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا اس وقت تک اسلام کی فتح کی باتیں کرنے کا ہمیں حق ہی کوئی نہیں۔ ہر احمدی جوان ہی کو نہیں ہر احمدی بوڑھے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا، ہر احمدی عورت کو بھی مبلغ بننا پڑے گا، ہر احمدی بچے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ کیونکہ دنیا کے پھیلنے کی رفتار آج اسلام کے پھیلنے کی رفتار سے بہت زیادہ ہے اور اگر ہمارے مجاہدین جو تبلیغ کے میدان عمل میں کود چکے ہیں اگر صرف ان پر ہی انحصار کیا جائے تو ہمیں ہزارہا سال چاہئیں دنیا کو فتح کرنے کے لئے بشرطیکہ دنیا کی آبادی آگے بڑھنا بند کر دے اور اگر دنیا اسی رفتار سے آگے بھاگتی چلی جائے تو پھر تو غالب کے اس مصرع کے مصداق قصہ ہو گا کہ میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے، وہ کہتا ہے۔ ؎

ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھ سے ☆ میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

ہر قدم پر میری منزل کی دوری کا احساس پہلے سے آگے زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے کیونکہ بیاباں میری ہی رفتار سے آگے بھاگ رہا ہے۔ پس اے دنیا کے بیابانوں کو چمنستانوں میں تبدیل کرنے کے دعوے دارو! کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ دنیا کے بیابان تو تمہاری رفتار سے بھی بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور مقابلۃً تمہارے قدم پیچھے رہتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اگر تم اپنے اس دعوے میں سنجیدہ ہو کہ ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کے لئے جو سچا دین ہے اور ایک ہی تنہا سچا دین ہے آج دنیا میں اس کے لئے فتح کرو گے اور تمام انسانیت کو اسلام کے امن بخش سائے میں لے آؤ گے تو پھر سنجیدگی سے غور کرو کہ اس دعوے کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے تم اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہو اور کس سنجیدگی کے ساتھ اس دعوے کی پیروی میں قدم آگے بڑھا رہے ہو؟"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لوحُ الھُدٰی

یعنی

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام

نوجوانانِ احمدیت کے نام

ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے، کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ گو ہمارا سلسلہ رُوحانی ہے، مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے، ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں۔ جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں۔ اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزلِ مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سُنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، تا خدا تعالےٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپُرد ہوئی ہے اس کے کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے، اس غرض کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مَیں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے، جس میں حتی الوسع وُہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ گو نظم میں اختصار ہوتا ہے، مگر یہ اختصار ہی میرے مدّعا کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اگر رسالہ لکھا جاتا تو اس کو بار بار پڑھنا وقت چاہتا، جو ہر شخص کو میسّر نہ ہو سکتا۔ مگر نظم میں لمبا مضمون تھوڑی عبارت میں آجانے

کے باعث ہر ایک شخص آسانی سے اس کا روزانہ مطالعہ بھی کر سکتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ بھی لٹکا سکتا ہے جہاں اس کی نظر اکثر اوقات پڑتی رہے اور اس طرح اپنی یاد کو تازہ رکھ سکتا ہے، خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے اثر بڑے ہوتے ہیں پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو، تھوڑے ہی دن میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے۔ تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالےٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے اور ہم اُس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدمؑ اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن،

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

نظم

۱۔ نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

۲۔ چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

(۳) جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

(۴) خدمتِ دیں کو تم اک فضلِ الٰہی جانو!

---

(۳) جب تک انسان کسی کام کا عادی اپنے آپ کو نہ بنالے اس کا کرنا دوبھر ہوجاتا ہے پس یہ غلط خیال ہے کہ جب ذمہ داری پڑے گی دیکھا جائیگا۔ آج ہی سے اپنے آپ کو خدمتِ دین کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

(۴) کبھی خدمتِ دین کرکے اس پر فخر نہیں کرنا چاہیئے یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خدمتِ دین کی توفیق

اُس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

(۵) دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اِسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

۶- سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دُشنام نہ ہو

۷- خیر اندیشیٔ احباب رہے مدِّ نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

(۸) چھوڑ دو حرص کرو زُہد و قناعت پیدا
زر نہ محبُوب بنے سیم دلآرام نہ ہو

دے۔ نہ بندہ کا احسان کہ وہ خدمتِ دین کرتا ہے۔ اور یہ تو حد درجہ کی بیوقوفی ہے کہ خدمتِ دین کر کے کسی بندہ پر احسان رکھے یا اس سے کسی خاص سلوک کی امید رکھے۔

(۵) اس زمانہ کا اثر اس قسم کا ہے کہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سامنے عجز و نیاز کرنے کو بھی وضع کے خلاف سمجھتے ہیں اور خدا کے حضور میں ماتھے کا خاک آلود ہونا بھی انہیں ذلّت معلوم ہوتا ہے حالانکہ اس کے حضور میں تذلّل ہی اصل عزّت ہے۔

(۸) اس زمانہ میں مادی ترقی کے اثر سے روپے کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور لوگوں کو ہر ایک معاملہ میں روپے کا خیال زیادہ رہتا ہے۔ روپے کمانا بُرا نہیں لیکن اس کی محبّت خدا تعالیٰ کی محبّت کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتی جو شخص رات دن اپنی تنخواہ کی زیادتی اور آمد کی ترقی کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کا موقع کب مل سکتا ہے۔ مومن کا دل قانع ہونا چاہیئے ایک حد تک کوشش کرے پھر جو کچھ ملتا ہے اس پر خوش ہو کر خدا تعالےٰ کی نعمت کی قدر کرے اس بڑھی ہوئی حرص کا نتیجہ اب یہ نکل رہا ہے کہ لوگ خدمتِ دین کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کر سکتے اور دینی کاموں کے متعلق بھی ان کا یہی سوال رہتا ہے کہ ہمیں کیا ملے گا۔ اور مقابلہ کرتے رہتے ہیں کہ اگر فلاں دنیا کا کام کریں تو یہ ملتا ہے اس دینی کام پر یہ ملتا ہے ہمارا کس میں فائدہ ہے گویا وہ دینی کام کسی کا ذاتی کام ہے جس کے بدلہ میں یہ معاوضہ کے خواہاں ہیں حالانکہ وہ کام ان کا بھی کام ہے اور جو کچھ ان کو مل جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے اور اس مال کی محبّت کا ہی نتیجہ ہے کہ دُنیا کا امن اُٹھ رہا ہے۔ ضروریات

۹- رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظمِ انداز کوئی حصّۂ احکام نہ ہو

(۱۰) مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

(۱۱) حُسن اُس کا کبھی کھلتا نہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

(۱۲) عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ مُمکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

(۱۳) عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

ایسی شے ہیں کہ ان کو جس قدر بڑھاؤ بڑھتی جاتی ہیں۔ پس قناعت کی حدبندی توڑ کر پھر کوئی جگہ نہیں رہتی جہاں انسان قدم ٹکا سکے۔ کروڑوں کے مالک بھی تنگی کے شاکی نظر آتے ہیں جس کے ہاتھ سے قناعت گئی اور مال کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوئی۔ وہ خود بھی دُکھ میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی دُکھ دیتا ہے اور خدا تعالےٰ سے تو اس کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔

(۱۰) فکرِ مسکیں رہے یعنی یہ غم نہ ہو کہ اگر غریب کی مدد کریں گے تو ہمارا روپیہ کم ہو جائے گا۔ پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے جو اس وقت محتاج ہے۔ اس کی دستگیری کرو۔ اور آئندہ ضروریات کو خدا پر چھوڑ دو۔

(۱۱) حج ایک نہایت ضروری فرض ہے۔ نئی تعلیم کے دلدادہ اس کی طرف سے بہت غافل ہیں۔ حالانکہ اسلام کی ترقی کے اسباب میں سے یہ ایک بڑا سبب ہے۔ طاقتِ حج سے یہ مراد نہیں کہ کروڑوں روپیہ پاس ہو۔ ایک معمولی حیثیت کا آدمی بھی اگر اخلاص سے کام لے تو حج کے سامان مہیّا کر سکتا ہے۔

(۱۲) نماز کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا یا کاموں سے فراغت کے وقت تسبیح و تحمید و تکبیر کرنا دل کو روشن کر دیتا ہے اس میں آج کل لوگ بہت سُستی کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رُوحانی صفائی بھی حاصل نہیں ہوتی نمازوں کے پہلے یا بعد اس کا خاص موقع ہے۔

(۱۳) ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ مذہب کو سچّا سمجھ کر مانے۔ یونہی اگر سچّے دین کو بھی مان لیا جائے تو کچھ فائدہ

(۱۴) جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اُس کو
علم کے نام سے پر تابعِ اوھام نہ ہو

۱۵- دشمنی ہو نہ محبّانِ محمّدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمھیں ان سے کوئی کام نہ ہو

(۱۶) امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصّہ مت لو
باعث فکر و پریشانیٔ حکّام نہ ہو

۱۷- اپنی اِس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمھیں شکوۂ ایام نہ ہو

(۱۸) حُسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو

نہیں۔لیکن جب پوری طرح یقین کرکے ایک بات کو مانا جائے تو پھر کسی کا حق نہیں کہ اس کی تفصیلات اگر اس کی عقل کے مطابق نہ ہوں تو ان پر حجت کرے۔رُوحانیات کا سلسلہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہے پس عقل اور مذہب کا مقابلہ نہیں بلکہ عقل کو مذہب پر حاکم بنانے سے یہ مطلب ہوگا کہ آیا ہماری عقل زیادہ معتبر ہے یا خدا تعالیٰ کا علم، نعوذ باللہ من ذالک۔ہاں یہ بات دریافت کرنی بھی ضروری ہے کہ جس چیز کو ہم مذہب کی طرف منسُوب کرتے ہیں وہ مذہب کا حصّہ ہے بھی یا نہیں۔

(۱۴) آج کل یورپ سے جو آواز آوے اور وہ کسی فلاسفر اور سائنسدان کی طرف منسوب ہو تو جھٹ اس کا نام علم رکھ لیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کہنے والوں کو علم کا دشمن کہا جاتا ہے۔یہ نادانی ہے۔جو بات مشاہدہ سے ثابت ہو اس کا انکار کرنا جہالت ہے لیکن بلا ثبوت صرف بعض فلسفیوں کی تھیوریوں کو علم سمجھ کر قبول کرنا بھی کم عقلی ہے۔اس وقت بہت سے یورپ کے نو ایجاد علوم قیاسات تھیوریوں سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتے ان کے اجزا ثابت ہیں لیکن ان کو ملا کر جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہوتا ہے لیکن علومِ جدیدہ کے شیدائی اس امر پر غور کیئے بغیر ان وہموں کی اتّباع کرنے لگ جاتے ہیں۔

(۱۶) مومن کا فرض ہے کہ بجائے حقارت اور نفرت سے کام لینے کے محبت سے کام لے۔اور امن کو پھیلائے۔مومن کا وطن سب دُنیا ہے۔اس سے جہاں تک ممکن ہو تمام فریقوں میں جائز طور پر صلح کرانے کی کوشش کرے اور قانون کی پابندی کرے؟

(۱۸) اچھی بات خواہ دین کے متعلق ہو خواہ دنیا کے متعلق اچھی ہی ہوتی ہے مگر بہت دفعہ بُری باتیں اچھی شکل

(۱۹) تم مُدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہونگے کبھی تم ہیں گر اسلام نہ ہو

(۲۰) سلف رسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بے شک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

(۲۱) عُسر ہو یُسر ہو، تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

(۲۲) تم نے دُنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفسِ وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

(۲۳) منّ و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتۂ وصل کہیں قطعِ سرِ بام نہ ہو

یں پیش کی جاتی ہیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ انگریزی کی مثل ہے:۔ "EVERY THING GLITTER IS NOT GOLD."

(۱۹) دُنیاوی ترقی کے ساتھ اگر دین نہیں تو ہمیں کچھ خوشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر یہ اصل مقصد ہوتی۔ تو پھر ہمیں اسلام اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی، پھر مسیحیت جو اس وقت ہر قسم کے دُنیاوی سامان رکھتی ہے اس کو کیوں نہ قبول کر لیتے۔

(۲۰) آج کل لوگ سلف رسپکٹ کے نام سے بزرگوں کا ادب چھوڑ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ صحیح تربیت کے لئے ادب کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اگر ادب نہ ہو تو تربیت بھی درست نہیں ہو سکتی سلف رسپکٹ کے تو یہ معنی ہیں کہ انسان کمینہ نہ بنے نہ بے ادب ہو جائے۔

(۲۱) کسی زمانہ کسی وقت کسی حالت میں اسلام کی تبلیغ کو نہ چھوڑو۔ ایک دفعہ اس کے خطرناک نتائج دیکھ چکے ہو نہ تنگی تمہاری کوششوں کو سُست کرے کہ ہر تکلیف سے نجات اسی کام سے وابستہ ہے اور نہ ترقی تم کو سُست کر دے کیونکہ جب تک ایک آدمی بھی اسلام سے باہر ہے تمہارا فرض ادا نہیں ہوا اور ممکن ہے کہ وہ ایک آدمی کفر کا بیج بن کر ایک درخت اور درخت سے جنگل بن جائے۔

(۲۲) سب سے پہلا فرض اصلاحِ نفس ہے۔ اگر اس کے ظلم ہوتے رہیں۔ اور اس کی اصلاح نہ ہو تو دوسروں کی اصلاح تم کو اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتی۔ (۲۳) انسان نیکی کرتے کرتے کبھی خدا تعالیٰ کا پیارا بننے والا ہوتا ہے کہ احسان جتا کر

(۲۴) بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں
مرد وُہ ہے جو جفاکش ہو گُل اندام نہ ہو

(۲۵) شکلِ مَے دیکھ کے گِرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دُردِ تہِ جام نہ ہو

(۲۶) یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزّت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

۲۷- کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصُود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

۲۸- گامزن ہو گے رہِ صدق وصفا پر گر تمُ
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

پھر وہیں آگرتا ہے۔ جہاں سے ترقی شروع کی تھی اور چوٹی پر پہنچ کر گر جاتا ہے اس کی ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہیئے کیونکہ وُہ محنت جو ضائع ہو جاتی ہے حوصلہ کو پست کر دیتی ہے۔

(۲۴) صفائی اچھی چیز ہے مگر نازک بدنی اور جسم کے سنگار میں مشغول رہنا اور حُسن ظاہری کی فکر میں لگے رہنا یہ مرد کا کام نہیں عورتوں کو خدا تعالےٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ علاوہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کے جو بحیثیت انسان ہونے کے ان کے ذمہ ہیں مرد کی اس خواہش کو بھی پورا کریں۔ مَرد کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں وہ جفاکشی اور محنت کی برداشت کی عادت چاہتے ہیں۔ پس جسم کو سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے زینت اور سنگار میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲۵) جس طرح بُری چیز اچھی کی شکل میں پیش ہو جائے تو دھوکہ لگ جاتا ہے اسی طرح کبھی اچھی چیز کے اندر بُری مل جاتی ہے اور اس کے اثر کو خراب کر دیتی ہے پس ہر ایک کام کو کرتے وقت اور ہر ایک خیال کو قبول کرتے وقت یہ بھی سوچ لینا چاہیئے کہ اس کا کوئی پہلو تو بُرا نہیں۔ اگر مخفی طور پر اس میں بُرائی ملی ہوئی ہو تو اس سے بچنا چاہیئے

(۲۶) بعض لوگ دینی کاموں میں حصّہ لینے سے اس خیال سے ڈرتے ہیں کہ لوگ بُرا کہیں گے یا ہنسی کرینگے حالانکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بدنام ہونا ہی اصل عزّت ہے۔ اور کبھی کسی نے دینی عزّت حاصل نہیں کی جب تک دنیا میں پاگل اور قابلِ ہنسی نہیں سمجھا گیا۔

(۲۹) حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

۳۰- ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

۳۱- میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

۳۲- ظُلمتِ رنج و غم و دَرد سے محفُوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

---

(۲۹) یعنی جو کچھ دین کی محبّت اور خدا تعالےٰ سے عشق کے متعلق ہم سے سیکھ چکے ہو اس کو خوب یاد کرو ایسا نہ ہو کہ یہ سبق کچا رہے اور قیامت کے دن سُنا نہ سکو اور ہمیں، جنہیں اس سبق کے پڑھانے کا کام سپُرد کیا ہے شرمندگی اٹھانی پڑے۔ دُوسروں کے شاگرد فرفر سُنا جاویں۔ اور تم یونہی رہ جاؤ۔

والسّلام مع الاکرام
خاکسار۔ مرزا محمُود احمدؐ خلیفۃ المسیح الثّانی

قیام صلوٰۃ اور لغویات سے اعراض

(عبدالسمیع خان)

سورہ المومنون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

(مومنون: ۲ تا ۴)

یعنی کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

سورہ مومنون کی ان آیات میں قیام صلوٰۃ کے بعد مومنون کے لغو سے اعراض کا ذکر ہوا ہے۔ اور پھر باقی صفات اس کے بعد بیان ہوئی ہیں۔ اس ترتیب میں ایک حکمت یہ نظر آتی ہے کہ یہاں پر خصوصیت سے ان لغویات کا بیان ہے جو عبادت کے قیام میں روک بنتی ہیں یا اس کی ارفع حیثیت کو متاثر کرتی ہیں۔

اس پہلو سے احادیث نبویہ کے مطالعہ سے ایک عجیب مضمون ابھرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت باریک بینی سے ان تمام امور کا تفصیل سے ذکر کر کے ایسی تمام روکوں کو پھلانگنے کی تعلیم دی ہے اور اپنے اسوہ سے اسے ثابت کر دکھایا ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرمؐ اپنے گھر والوں کے ساتھ گھریلو امور میں مصروف ہوتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو فوراً نماز کی طرف لپکتے۔

(بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ)

☆ اسی طرح آپ سے روایت ہے کہ حضورؐ رات کے پہلے حصہ میں سو جاتے اور آخری حصہ میں بیدار ہو جاتے۔ تہجد ادا کرتے اور پھر فجر سے پہلے تھوڑی دیر آرام فرماتے اور جب مؤذن فجر کی اذان دیتا تو چھلانگ لگا کر اٹھ بیٹھتے۔

(بخاری کتاب التہجد باب من نام اول اللیل)

☆ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات میری باری تھی۔ حضور اکرم تشریف لائے اور فرمایا، اے عائشہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہیں کہ میں یہ رات اپنے رب کی عبادت میں گزاروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو آپ کی خوشنودی مقصود ہے۔ اس پر حضورؐ نے وضو کیا اور ساری رات عبادت میں گزار دی۔

(بحوالہ تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السماوات والارض)

☆ یہی تربیت حضورؐ اکرم نے اپنے صحابہؓ کی گھٹی میں داخل کر دی تھی۔ لکھا ہے صحابہ خرید و فروخت اور تجارت میں مشغول رہتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کے ادا کرنے کا وقت آتا تو کوئی تجارت اور بیع انہیں ذکر الٰہی سے روک نہیں سکتی تھی۔ اور جب تک وہ اس کو ادا نہ کر لیتے انہیں چین نہ آتا تھا۔

(بخاری کتاب البیوع باب التجارۃ فی البز)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں۔ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ تمام صحابہ دکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے۔ قرآن کریم کی آیت "رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" ایسے ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی۔

(فتح الباری جلد ۴ صـ ۲۹۷)

ــــ ○ ○ ــــ

☆ انسان جب ہر بیرونی روک کو شکست دے کر مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو وہاں بھی شیطان ذکر الٰہی سے توجہ ہٹانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اس کو مردود کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کی بجائے ذکر الٰہی کیا جائے۔ اس کا نماز میں توجہ کے قیام کے ساتھ گہرا نفسیاتی تعلق ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس سلسلہ میں میں آپ کو ایک نفسیاتی بات بتاتا ہوں۔ جن لوگوں کا ذہن نماز میں ذکر الٰہی پر مرکوز نہیں رہتا وہ دوسری باتیں سوچتے رہتے ہیں اور Sub-consciously (تحت الشعور) انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ نماز کی قید سے چھٹی ملے تو ہم اپنی باتیں شروع کر دیں۔ اس لئے وہ ایک دم آزادی کے ساتھ بھنبھنانے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک چیز کی طرف اشارہ ہے اگر آپ عادت ڈالیں کہ نماز کے بعد بھی ذکر الٰہی کرنا ہے تو نماز کے ذکر الٰہی کی بھی حفاظت ہوگی۔ پھر آپ کو نماز سے فراغت کے بعد باتیں کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہوگی۔ جب تک آپ نماز کی حالت میں رہیں گے آپ کی توجہ ذکر الٰہی کی طرف رہے گی۔ اگر آپ کو عادت ہو کہ نماز سے فارغ ہوتے ہی آپ نے دوسری باتیں کرنی ہیں تو پھر نماز کے اندر ذکر الٰہی بھی برے رنگ میں متاثر ہو جاتا ہے"۔

(روزنامہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۸۳ء)

☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا یہ طریق تھا کہ جب آپ کو مسجد میں مجبوراً کسی دوست سے کوئی دنیاوی قسم کی بات کرنی ہوتی تو خانہ خدا کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو مسجد سے باہر لے جاتے اور بات ختم ہونے پر مسجد میں تشریف لاتے۔

(سیرت شیر علی صـ ۲۶۰)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر الٰہی کو معین شکل دے کر تحیۃ المسجد کے علاوہ ہر نماز سے پہلے اور بعد سنتیں اور نوافل مقرر کر دیئے جو دراصل فرض نماز کی حفاظت کے لئے دفاعی لائنیں ہیں اور مقصد یہ ہے کہ نماز سے پہلے دنیاوی خیالات دبنے شروع ہو جائیں اور نماز کے بعد دیر تک یہ اثر قائم رہے۔ اسی لئے حضورؐ نے اس تمام وقت کو حالت نماز میں شمار کیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے وہ خدا کی نظر میں حالت نماز میں ہی ہوتا ہے۔ اور جب

تک وہ مسجد میں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس کو معاف کر۔ اے اللہ اس پر رحم کر۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب فی القعود فی المسجد وانتظار الصلوٰۃ)

☆ نماز میں داخل ہونے کے بعد بھی شیطان لغویات کی طرف مائل کرتا رہتا ہے اور کبھی آنکھوں، کبھی ہاتھوں، پاؤں اور دیگر جوارح کے ذریعہ نماز سے ہٹاتا ہے مگر مومن اس کو ہر رنگ میں دھتکار دیتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی ابوجہم ؓ نے حضور کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی قمیص تحفۃً پیش کی جس پر کچھ نشان بنے ہوئے تھے۔ حضور ؐ نے وہ قمیص پہن کر نماز ادا کی۔ ہماری تربیت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا کہ حضور کی نظر ان نشانوں کی طرف اٹھ گئی۔ آپ فرماتے ہیں مجھے خوف پیدا ہوا کہ یہ قمیص مجھے کہیں فتنہ میں نہ ڈال دے۔ نماز ختم کرتے ہی حضور نے وہ قمیص اتار دی اور فرمایا ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ یہ تو مجھے نماز سے غافل کرنے لگی تھی۔ پھر آپ ؐ نے ابوجہم کی دلداری کی خاطر انہی کی دی ہوئی ایک دوسری قمیص زیب تن فرمائی۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

☆ ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی اور چونکہ باغ بہت گھنا تھا اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں، ان میں پھنس گئی اور نکلنے کی راہیں ڈھونڈنے لگی۔ ان کو باغ کی شادابی اور اس کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے، پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا، فوراً رسول اللہ ؐ کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا "یارسول اللہ میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں"۔

☆ ایک اور صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، فصل کا زمانہ تھا، دیکھا کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں۔ اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمان ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس کو اموال صدقہ میں داخل کر لیجئے"۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ۵۰ ہزار درہم میں فروخت کیا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام خمسین پڑ گیا۔

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ باب النظر فی الصلوٰۃ الی ما یشغلک عنها)

—○○—

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں امام سے پہلے حرکت کرنے، بال اور کپڑے سنوارنے، توجہ منتشر کرنے، نظروں کو بے لگام چھوڑ دینے، کنکروں سے کھیلنے اور جمائیاں لینے، صفوں میں فاصلہ رکھنے سے بھی سختی سے منع کیا اور ان تمام لغویات سے روک دیا۔ ہے جو نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ فرمایا:

"جو شخص نماز میں امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا بنا دے یا شکل گدھے کی طرح کر دے"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایؤمر بہ المأموم من اتباع الامام)

☆ اسی طرح آپ ؐ نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سنوارتا رہوں"۔

(بخاری کتاب الاذان باب لا یکف ثوبہ)

☆ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ؐ سے عرض کیا کہ "نماز میں توجہ ادھر ادھر ہو جاتی ہے"۔ فرمایا "یہ تو شیطان کا جھپٹا ہے جو وہ بندے کی نماز سے اچک کر لے جاتا ہے"۔

(بخاری کتاب الاذان باب الالتفات فی الصلوٰۃ)

☆ احادیث میں ہے کہ ایک موقع پر حضور ؐ نے فرمایا:

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نماز میں نظریں آسمان کی طرف گھماتے ہیں۔ پھر حضور کے کلام میں شدت پیدا ہو گئی اور فرمایا، یا تو وہ اس حرکت سے باز آ جائیں یا ان کی بصارتیں اچک لی جائیں گی"۔

(بخاری کتاب الاذان باب رفع البصر الی السماء)

اسی طرح فرمایا:

"نماز میں جمائی شیطانی فعل ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آ جائے تو وہ اسے حتی الامکان روکے"۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب کراہیۃ التثاؤب)

☆ اگلے مرحلہ میں حضور ؐ نے ان کاموں سے بھی منع فرمایا ہے جو دوسروں کی نماز میں خلل ڈالتی ہیں۔ مثلاً (۱) بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنا، (۲) نمازی کے آگے سے گزرنا، (۳) جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے آگے آنا، (۴) خطبہ جمعہ کے دوران باتیں کرنا اور کسی کو زبان سے خاموش کرانا۔

☆ ایک دفعہ جب حضور خطبہ دے رہے تھے ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آیا۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم نے ہم سب کو اذیت دی ہے"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ)

☆ حضور اکرم ؐ نے فرمایا:

"جس نے عمدگی سے وضو کیا، پھر جمعہ کے لئے آیا۔ امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ تین دن زیادہ کے بھی۔ اور جو کنکروں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا"۔

(ترمذی ابواب الجمعہ باب فی الوضوء یوم الجمعۃ)

☆ اسی طرح آپ ؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جب تو نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے یہ بھی لغو کام کیا ہے"۔ (یعنی اشارے سے خاموش کرانا چاہئے)

(بخاری کتاب الجمعہ باب الانصات یوم الجمعۃ)

☆ نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید ہے۔ فرمایا:

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ وہ کتنا بڑا گناہ ہے تو اگر اس کو چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال بھی انتظار کرنا پڑتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا"۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اثم المار بین یدی المصلی)

☆ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور میں قیام فرما تھے کہ ایک رات کو بارش ہونی شروع ہو گئی۔ اس وقت حضور مکان کی چھت پر تھے۔ بارش کی وجہ سے بالکونی میں جانے لگے تو دیکھا کہ عین دروازے میں مولوی عبداللہ

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲ اگست ۱۹۹۶ء)

لندن (۲ اگست): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے خصوصیت سے اس آیت میں مذکور نیکی اور تقویٰ میں تعاون سے متعلق قرآنی تعلیم کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ عظیم الشان عالمگیر تعلیم ہے جس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بہت سے علماء بعض دوسری آیتوں سے ایسے استنباط کرتے ہیں جو ان مضامین سے متصادم ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت قطعیت سے محکمات میں سے ہے۔ اس میں دو نصائح ہیں ایک تو یہ کہ جب تم حاکم بنو تو ہرگز ایسی قوم سے بھی ناانصافی سے پیش نہ آؤ جو تم سے ناانصافی سے پیش آتی رہی ہو اور تمہارے دینی فرائض میں بھی مخل ہوتی رہی ہو۔ دوسرے یہ کہ ان سے بھی نیک کام میں اور تقویٰ میں تعاون کرو۔ یہاں تقویٰ سے مراد ابتدائی انسانی فطرت میں ودیعت شدہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ دراصل دل کی سچائی کا دوسرا نام ہے۔ سچائی کا مضمون تقویٰ کے آغاز سے تعلق رکھتا ہے۔ بغیر سچائی کے تقویٰ قائم نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کا مضمون بتاتا ہے کہ نیکی کے کام میں مشرکوں سے بھی تعاون کرنا ہے۔ تعاون میں طوعی مضمون داخل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ نیکیوں میں تعاون کرتے ہوں اور یہ نہ پوچھتے ہوں کہ کیوں کریں، آخر کس کا حکم ہے، بلکہ نیکی بے اختیار اپنی طرف کھینچے انہیں کیا ضرورت ہے کہ زور دے کر کہا جائے کہ اطاعت کرو۔ آپ جماعت کے نظام پر غور کر کے دیکھیں، اطاعت سے باز رہنے والے وہی ہیں جو نیکیوں میں تعاون کا رجحان نہیں رکھتے۔ وہ احساس کمتری جو بسا اوقات اطاعت کی راہ میں حائل ہوتا ہے وہ تعاون کرنے والوں میں ہوتا ہی نہیں۔

حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ کے حوالے سے بتایا کہ وہ لوگ جو نیکیوں میں تعاون کرنے والے ہوں وہ معزز سے معززتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور نبوت کا بھی یہی رستہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی میں ضروری ہے کہ آپ کی وہ تمام صفات اختیار کی جائیں جو نبوت سے پہلے بھی تھیں اور ان میں نیکی کے کاموں میں مشرکوں سے تعاون بھی تھا۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا نیک کاموں میں تعاون اور تقویٰ میں تعاون کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ نیکی کی بنا پر تعاون کرو اور تقویٰ کی بنا پر تعاون کرو۔ یہ مضمون دنیا کے دوسرے بہت سے تعاون کرنے والوں سے الگ کر دیتا ہے۔ اللہ کی محبت میں تعاون اور نیکی سے محبت کی وجہ سے تعاون یہ دونوں چیزیں بہت کم اکٹھی ملتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کھینچنے کے لئے یہ آیت کریمہ بہت عمدہ گر ہمیں بتاتی ہے۔ اگر رضائے باری تعالیٰ پیش نظر ہو اور اس کی رضا کی خاطر تعاون کریں گے تو ہر نیکی آپ کی دنیا بھی سنوار جائے گی اور عاقبت بھی سنوار جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" کے مضمون کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا اور آنحضرتؐ کی حدیث کے حوالہ سے اس کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ برائی سے روکنے کے لئے طاقت کے استعمال کا صرف اس وقت اختیار ہے جب خدا آپ کو اس پر مامور فرماتا ہے اور صرف ایسے معاملات میں جب کوئی شخص ایسے کام کرے جس سے وہ قوم کو برباد کرتا ہے۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب میں کہتا ہوں کہ چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار کی بھی اطاعت کریں تو یاد رکھیں وہ اطاعت کرنا آپ کے نیکی میں تعاون کے جذبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ جماعت کو ایک دوسرے سے نیکی میں تعاون کرنا حرز جان بنا لینا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت کی بقا اطاعت پر منحصر ہے اور اطاعت کی بقا تعاون علی البر پر منحصر ہے۔ یہ وہ مزاج ہے جو اطاعت کی روح پیدا کرتا ہے۔ حضور نے البانیہ سے آئے ہوئے مہمانوں اور بعض دیگر معززین کے حوالہ سے بتایا کہ جماعت کی اس تعاون کی روح سے وہ بے حد متاثر ہوئے اور اسی جذبہ کو دیکھ کر گیمبیا کے ایک چیف نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ "بر" اور "تقویٰ" پر تعاون کو آگے بڑھاتے رہیں۔ یہ تعاون پہلے گھروں میں کرنا ہوگا۔ گھروں کو "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آماجگاہ بنا دیں۔ یہ طاقتور اور غالب آنے والی روح ہے اور لازماً اسے غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

ازسیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت موجود ہیں کہ کوئی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۱ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

۶۷ ممالک کے ۱۳ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

عالمی شوریٰ اور عالمی بیعت کی تقریبات۔ مجلس عرفان اردو اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ انگریزی میں مجلس سوال و جواب

ایک سال میں ۹۶ ممالک کی ۱۸۲ قوموں کے ۱۶ لاکھ ۲ ہزار ۷۲۱ افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز روح پرور خطابات

لندن (نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) جماعت احمدیہ برطانیہ کا اکتیسواں عظیم الشان عالمی جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس بابرکت اجتماع میں اکناف عالم سے ۶۷ ممالک سے ۱۳ ہزار سے زائد فدائیان اسلام و احمدیت شریک ہوئے جن میں عرب، افریقہ، مشرق بعید، امریکہ، ایشیا اور یورپ کے ممالک کے مندوبین شامل تھے۔ افریقہ کے بعض ممالک کے بڑے بڑے چیفس اور بعض ممبرز آف پارلیمینٹ بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس بابرکت تقریب کی ہر صبح اللہ تعالیٰ کی حمد سے منور اور ہر رات اس کے حضور سجدہ ریزیوں سے پرنور تھی اور ہر دن اللہ جل شانہ کی توحید کی عظمت اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بیان سے معمور تھا۔ کل عالم نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ مغرب سے بلند ہوتے ہوئے آفتاب اسلام و احمدیت کی شعاعوں کو اکناف عالم میں پھیلتے دیکھا۔

یہ جلسہ امت واحدہ کا ایک حسین نظارہ پیش کر رہا تھا۔ اس کا ہر فرد ایک امام کے تابع وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا تھا۔ سبھی ایک ہاتھ پر اٹھتے اور ایک ہاتھ پر بیٹھتے تھے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام و احمدیت زندہ باد اور مرزا غلام احمد کی جے" کے پاکیزہ نعرے اس جلسہ میں خوبصورت رنگ بھر رہے تھے۔ اس موقع پر بلالی قوموں کے وفود کھڑے ہو کر اور ہاتھ لہرا لہرا کر اللہ اکبر کی صدائیں دیتے ہوئے اور اپنے مخصوص مترنم انداز میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے ہوئے اعلان کر رہے تھے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور معاندین احمدیت کا تمام گمراہ کن پروپیگنڈا سراسر جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ ایم ٹی اے نے تین روزہ جلسہ کی کارروائی کو براہ راست نشر کیا۔ اس طرح دنیا بھر میں احمدیوں اور دیگر شائقین نے جلسہ سالانہ کی کارروائی کو سنا اور اپنی آنکھوں سے اس کا نظارہ بھی کیا۔

جلسہ کے ایام میں کئی معزز غیر مسلم مہمانان بھی تشریف لائے اور جلسہ کے انتظامات جو تمام تر رضاکارانہ طور پر ہوتے ہیں دیکھ کر حیرت اور خوشی کا اظہار کیا اور افراد جماعت کے نظم و ضبط اور خدمت کے جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے علاوہ افتتاحی خطاب، مستورات سے خطاب، جلسہ کے دوسرے روز کا تفصیلی خطاب، مجلس عرفان اردو اور انگریزی میں مجلس سوال و جواب اور اختتامی خطاب شامل تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے یہ خطابات توحید باری تعالیٰ، محبت الہٰی، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے تذکرہ اور سیرت طیبہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات پر مشتمل تھے۔

توجہ فرمائیں!

جو احباب الفضل انٹرنیشنل (لندن) کے خریداران ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ الفضل انٹرنیشنل کا چندہ کی ادائیگی فوری طور پر فرمائیں۔

شکریہ۔

مہمان اپنا ہو یا پرایا سب مہمانوں کی خدمت لازم ہے۔

ہم دنیا میں توحید کا قیام کر ہی نہیں سکتے جب تک اپنے نفس میں توحید قائم نہ کریں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء و ۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۹ جولائی) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الذاریات کی آیات ۲۵ تا ۲۸ کی تلاوت فرمائی اور پھر جلسہ سالانہ برطانیہ کے قرب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ سالانہ جلسہ ہے جو ایک عالمی نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کثرت سے دور دراز سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے کسی اور جلسہ میں لوگ اکٹھے نہیں ہوتے جتنے اس جلسہ میں ہوتے ہیں۔ اور جب یہ جلسہ آتا ہے تو پھر اس طرح گزر جاتا ہے جیسے پلک جھپکتے میں گزر گیا۔ حضور نے فرمایا یہ وصل کی کیفیت کے حال ہیں۔ یہی وہ کیفیت ہے جو بعض ازلی صداقتوں کی طرف انسان کو مائل کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنیہ کے حوالہ سے مہمان کی عظمت اور تکریم کے مضمون پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مہمان اپنی اجنبیت میں بھی معزز ہے اور مہمان اپنا ہو یا پرایا سب مہمانوں کی خدمت لازم ہے۔ اور اللہ کے مہمانوں کا حق باقی مہمانوں سے زیادہ ادا ہونا چاہیے (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اہم نصائح

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اخلاقِ حسنہ سیکھو جو بندوں کے بندوں سے متعلق ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤ۔ کسی کی غیبت نہ کرو۔ چغلی نہ کرو۔ کسی کے مال میں خیانت نہ کرو۔ کسی سے بغض اور کینہ نہ رکھو۔ عورتوں میں چغلی اور غیبت کی مرض بہت پائی جاتی ہے۔ اگر کسی کے متعلق کوئی بات سُن لیں تو جب تک دوسری کے سامنے بیان نہ کر لیں انہیں چین نہیں آتا۔ جو بات سُنتی ہیں جھٹ دوسری جگہ بیان کر دیتی ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ اگر کوئی کسی بھائی بہن کا نقص یا عیب بیان کرے تو اُسے منع کر دیا جائے لیکن ایسا نہیں کیا جاتا۔ تو چغلی کرنا بہت بڑا عیب ہے اور اتنا بڑا عیب ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ اسی کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں دو قبریں آئیں۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ان قبروں کے مُردے ایسے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پڑے ہوئے ہیں کہ جن سے بآسانی بچ سکتے تھے لیکن بچے نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ تو چغلی بہت بڑا عیب ہے اس میں ہرگز مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

اگر تمہارے سامنے کوئی کسی کے متعلق بُرا کلمہ کہے تو اُسے روک دو اور کہہ دو ہمیں نہ سُناؤ بلکہ جس کا عیب ہے اُسے جا کر سُناؤ۔ پھر اگر کوئی بات سُن لو تو جس کے متعلق ہو اُس کو جا کر سُناؤ تاکہ فساد نہ ہو۔ اسی طرح کسی کی غیبت بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیا اپنے نقص کم ہوتے ہیں کہ دوسروں

(بقیہ صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات کے حوالہ سے مہمان نوازی کے تقاضوں کو اجاگر فرمایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مہمانوازی کے بھی بعض واقعات کا نہایت پیارا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے پاک نمونہ کے ذریعہ صحابہ میں مہمانداری کا ایسا جذبہ سرایت کردیا تھا کہ آسمان سے خدا تعالیٰ اس مہمانوازی سے لطف اندوز ہوکر حضور اکرمؐ کو بذریعہ وحی اس کی خبر دے رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ بعض اوقات بعض مہمان ضرورت سے زیادہ اور سنت کی اجازت سے زیادہ میزبان پر بوجھ ڈالتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے جہاں میزبانوں کو نصیحت فرمائی وہاں مہمانوں کو بھی نصیحت فرمائی مثلاً یہ کہ مہمانی تین دن تک ہے۔ اس سے زیادہ اگر قیام ہے تو وہ آپس کے تعلقات کے رشتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ میں خدا کے فضل سے پہلے سے بھی بڑھ کر غیر معمولی فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں گے۔ ان فضلوں کے دیدار کی جو توفیق خدا نے عطا فرمائی ہے اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ یہ دن ذکر الٰہی میں گزاریں اور اللہ کے فضلوں اور احسانات پر شکر کرتے ہوئے دن کاٹیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جس حد تک ممکن ہے خدا کے فضلوں پر نظر کریں اور اس کے احسانات کا بدلہ اتارنے کا احساس اور شعور پیدا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ مما رزقنٰھم ینفقون کے تابع دین کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنا وقت بھی خرچ کریں اور اس کی عطا کردہ تمام چیزوں سے اس کی راہ میں خرچ کریں۔ جو نئے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں ان کی تربیت کے لئے بھی زیادہ وقت دیں اور اپنی تربیت بھی کریں۔ جو اجنبی آ رہے ہیں انہیں زیادہ دیر اجنبی نہ رہنے دیں۔ انہیں تیزی سے اپنے اندر ملائیں تاکہ وہ جلد جلد مہمانوازوں میں تبدیل ہونے لگیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو بڑھتے ہوئے تقاضوں کو آپ پورا نہیں کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اب موسم بدل گیا ہے۔ کایا پلٹ گئی ہے۔ دن ایسے آگئے ہیں کہ پھل پک رہے ہیں۔ یہ پھل خدا پکا رہا ہے۔ ہمیں کوششوں کی توفیق بھی خدا نے بخشی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب پھل پکنے کے وقت آئے ہیں تو اب انہیں سنبھالنے کی فکر لگی ہے۔ اس کے لئے بھی آپ کو تیاری کرنی ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ ہر ایک پر عزت کی نگاہ ڈالیں۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آئیں۔ اس بڑھتے ہوئے تعلق کے نتیجہ میں ایک اور تقاضا ہے جو خود بخود پیدا ہوگا کہ خدا کے فضلوں کے نتیجہ میں دشمن کا حسد بھی بہت بڑھ رہا ہے۔ اس کے حسد کے شر سے بچنے کے لئے احتیاطی تدبیر کے متعلق خدا تعالیٰ نے دعائیں بھی سکھا دی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے بڑھ کر احتیاط کی نظر کوئی نہیں رکھتا تھا۔ آپ نے ناحق بدظنیاں تو نہیں کرنی مگر احتیاط کے وہ سارے تقاضے پورے کرنے ہیں جو آنحضرتؐ نے ہمیں سکھائے۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ مہمان بھی ہم سے خوش رہیں اور ہم بھی ان سے خوش رہیں۔

— ★ — ★ — ★ — ★ — ★ —

بقیہ صفحہ ۱

صاحب نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضور انہیں دیکھ کر دروازے کے باہر کھڑے ہوگئے اور بارش میں بھیگتے رہے۔ یہاں تک کہ مولوی عبداللہ صاحب نے نماز ختم کر لی تو آپ اندر داخل ہوگئے۔

(سیرت المہدی جلد ۲ صـ ۴۶)

☆ ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ قادیان میں مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو دروازے کے قریب ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور وہیں کھڑے ہوگئے اور جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے اور ان کے نماز ختم کرنے کے بعد باہر تشریف لے گئے۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

— ○ ○ —

☆ حضرت حاتم اصم نماز کا طریق یوں بیان کرتے ہیں:

جب نماز کا وقت آتا ہے تو پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں۔ پھر مسجد میں جا کر مسجد حرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ مقام ابراہیم کو اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے سمجھتا ہوں۔ بہشت کو دائیں اور دوزخ کو بائیں ہاتھ۔ پل صراط کو قدموں کے نیچے اور ملک الموت کو پشت پر رکھتا ہوں۔ دل خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر، حرمت کے ساتھ قیام، ہیبت کے ساتھ قراءت، تواضع سے رکوع، تضرع سے سجدہ، حکم سے قعود اور شکر کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔

(تذکرۃ الاولیاء صـ ۱۱۴، حالات حاتم اصم)

— ○ ○ —

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جب ظاہر وضو کرتے ہو تو ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صـ ۵۴۹)

کھانے کے آداب

○ ہاتھ دھو کر اور صاف کر کے کھانے کیلئے آئیں۔ اگر کھانے کے رومال (Napkins) موجود ہوں تو مناسب طریقے پر جھولی میں پھیلا لیں تاکہ شوربے کے ممکنہ قطرے یا کوئی اور کھانے کی چیز آپ کے کپڑوں پر نہ گرے۔

○ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ علی برکۃ اللہ پڑھیں۔

○ کھانے کا نوالہ چھوٹا لیں۔ منہ بند رکھ کر آہستہ آہستہ مگر اچھی طرح چبا کر کھائیں اور کھانا چبانے کی آواز پیدا نہ ہو۔

○ منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے منہ بہت زیادہ نہ کھولیں۔

○ پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے اپنے سامنے سے ہی اپنی پلیٹ میں ڈالیں نہ کہ اپنی پسند کی چیز مثلاً بوٹیاں وغیرہ چن چن کر ڈالنا شروع کر دیں۔

○ ابتدا میں تھوڑا کھانا پلیٹ میں ڈالیں۔ پلیٹ کو بھر نہ لیں۔ اگر ضرورت ہو تو مزید لے سکتے ہیں۔

○ پلیٹ میں کھانا اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں۔ پلیٹ میں کھانا باقی نہ بچائیں بلکہ پلیٹ صاف کریں۔

○ اگر کھانا مقدار میں کم ہو تو دوسروں کا خیال رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھانا لیں۔

○ بہت ٹھونس ٹھونس کر مت کھائیں۔ ضرورت کے مطابق کھائیں اور تھوڑی بھوک باقی رکھیں۔

○ کھانا کھاتے وقت بہت زیادہ نہ جھکیں۔

○ اگر آپ کھانے میں چمچ یا چھری کانٹے وغیرہ کا استعمال کر رہے ہیں تو خیال رکھیں کہ شور پیدا نہ ہو۔

○ پانی پیتے ہوئے غٹاغٹ ایک ہی سانس میں نہ پی جائیں بلکہ آرام سے دو تین سانس لیکر پئیں اور پانی ختم کرنے کے بعد "آ" کی آواز نہ نکالیں۔

○ اگر کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا بھول گئے ہوں تو کھانے کے دوران جب یاد آئے۔ تو بسم اللہ اولہ واخرہ پڑھیں۔

○ جب کھانا ختم کر چکیں تو الحمدللہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین پڑھیں۔

○ اگر جھولی میں کھانے کے دوران رومال رکھا ہے تو کھانا ختم کرنے پر اسے تہہ کر کے منہ اور ہاتھ صاف کر کے رکھ دیں۔ ہاتھ دھولیں اور کلی کریں۔

○ کھانے میں مٹھاس، مرچیں، گرم مصالحے کی کثرت نہ ہو۔

○ کھانا بہت گرم نہ کھایا جائے اور نہ ہی سخت گرم چائے یا دودھ پیا جائے۔

○ اسی طرح شدید ٹھنڈا پانی وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔

بقیہ صفحہ ۲۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

جماعت احمدیہ کی ڈکشنری میں موت کا کوئی لفظ نہیں

"جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور اس سے بڑھ کر زندگی مقدر کی ہوئی ہے لیکن جس جدوجہد کے ساتھ، جس کوشش کے ساتھ ہمیں زندگی کے نئے مقام عطا ہونے ہیں، نئی منازل ملنی ہیں اس کے لئے سب سے اہم کام آج تبلیغ ہے"

انٹرنیشنل مجلس عرفان

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر ۲۶ جولائی کو شام آٹھ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں اردو زبان میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ ان کا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہوتا رہا۔ سوال و جواب کی یہ مجلس انٹرنیشنل مجلس عرفان کا رنگ رکھتی تھی کیونکہ اس میں مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں نے سوالات کئے۔ بعض سوال اس دوران بذریعہ فیکس بھی مختلف ممالک سے موصول ہوئے۔ ذیل میں چند ایک اہم سوال اور ان کے مختصر جوابات قارئین کی دلچسپی کے لئے تحریر ہیں۔ اس دلچسپ مجلس سے بھرپور طور پر فیض یاب ہونے کے لئے آپ شعبہ سمعی و بصری سے اس کی آڈیو یا ویڈیو کیسٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک سوال جو انڈونیشیا سے آئے ہوئے ایک مہمان نے کیا یہ تھا کہ حدیث میں ہے کہ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی نسل سے ہوگا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے؟ حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ کسی کتاب میں ذکر کی ضرورت نہیں۔ حضور نے سوال کی نوعیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں تھے البتہ آپ کے آباء واجداد میں سے بعض حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے بھی تھے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں کے آنے کی خوش خبری دی ہے یا دو آدمیوں کی۔ ایک تو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبر ہے۔ اور حضرت مسیح تو ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی خوش خبری جو دی گئی ہے یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اگر غیر احمدیوں کی بات مانی جائے تو دو الگ الگ امام ہیں۔ ایک مسیح ابن مریم جو وہ مانتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی نسل سے نہیں۔ اب رہ گئے امام مہدی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان کا قرآن و حدیث میں ذکر ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سورہ جمعہ میں "و آخرین منھم" کے الفاظ میں جس امام کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس کا آنحضرتؐ کے نام پر دوبارہ آنا بتایا گیا۔ یہ پیش گوئی اگر امام مہدی پر چسپاں ہوتی ہے تو لازماً وہ امام مہدی اسی طرح آئے گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بخاری کی حدیث کے حوالہ سے ذکر فرمایا کہ جب اس آیت کی بابت صحابہ نے سوال کیا کہ "آخرین" کون ہیں تو حضور اکرمؐ نے اس کی تشریح یہ فرمائی کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان لوگوں میں وہ مرد کامل ہوگا یا ایک سے زیادہ مرد ہونگے جو ثریا سے ایمان کو واپس لائیں اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو ایک عجمی تھے جو وہاں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے کسی عربی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پس آیت قرآن کریم کی اور حدیث بخاری کی ہے اور یہ حدیث قرآن کی اس آیت سے مطابقت کھا کر اس کی وضاحت کرتی ہے۔ پس قرآن و حدیث کی رو سے ایک ہی شخص ہے جو امام مہدی ہے ورنہ یہ مطلب ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بڑی خوش خبری کو چھوڑ کر کسی تیسرے کی خبر دے رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر حضرت سلمان فارسی کا کندھا چنا ہے جو حضرت فاطمہ کی نسل سے ہو نہیں سکتے اور نہ ہی تھے۔

حضور نے فرمایا کہ جب حضرت فاطمہ کی نسل سے آنے کا وعدہ فرمایا تو دو باتیں ہیں جو اس حدیث کے ساتھ جوڑ کھا سکتی ہیں۔ اول یہ کہ اس موعود کو حضرت فاطمہؓ کی روحانی نسل شمار کریں اور روحانی اہل بیت شمار کریں۔ کیونکہ اگر جسمانی نسل مانیں تو قرآن کی اس آیت اور حدیث میں تصادم ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ روحانی نسل میں سے ہونے سے متعلق ایک اور حدیث قطعیت سے وضاحت کرتی ہے کہ حضرت سلمان فارسی اہل بیت میں سے ہیں۔ چنانچہ غزوہ احزاب کے دوران ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ نے فرمایا "سلمان منا اھل البیت" کہ سلمان ہم میں سے اہل بیت میں سے ہے۔ اب جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اہل بیت قرار دیں کیا کوئی دنیا میں ہے کہ اسے کہے کہ وہ اہل بیت میں سے نہیں؟ حضور اکرمؐ نے اہل بیت سے جسمانی رشتہ نہ رکھنے والوں میں سے کسی کو سوائے حضرت سلمان فارسیؓ کے اہل بیت میں سے قرار نہیں دیا۔

برازیل سے آئے ہوئے ایک مہمان نے کہا کہ وہاں سپریچولزم بہت مقبول ہے اور ٹی وی پروگراموں کے حوالہ سے کہا کہ بعض عیسائی پادری اس قسم کے مظاہرے کرتے ہیں کہ کئی مریض ایک دفعہ ٹھیک ہو گئے وغیرہ۔ حضور نے فرمایا کہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ افریقہ میں یہ لوگ اسی قسم کے داؤ پیچ کھیلتے رہے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بعض لولے لنگڑے لے کر وہاں پہنچ جائیں اور انہیں کہیں کہ انہیں اپنی روحانی توجہ سے ٹھیک کریں۔ دوسرے یہ کہ اخباروں میں لکھیں کہ حکومتیں خواہ مخواہ ہسپتالوں پر کثیر اخراجات کر رہی ہیں انہیں بند کر کے ان سپریچولسٹ کو کیوں ملازم نہیں رکھ لیتیں۔

ایک سوال حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے والے واقعہ سے متعلق تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ایک قسم کی وہیل مچھلی ایسی ہے جس کے مونہہ کے اندر دانت نہیں ہیں اور اس کے اندر Doom سا بنا ہوا ہے۔ جس میں بہت سی ہوا رہتی ہے۔ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ اگر وہ کسی کو نگلے اور وہ اس کے گلے میں اٹک جائے تو نہ صرف یہ اسے قے کر کے اگلے گی بلکہ اس کی عادت ہے کہ کنارے کی طرف آکر اگلتی ہے۔ ہو سکتا ہے حضرت یونسؑ کو نگلنے والی مچھلی بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہو۔

اس بارہ میں امریکہ سے تشریف لانے والی ایک مہمان خاتون نے خواتین کی مارکی سے مزید وضاحت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ کتنی دیر رہے اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔ وہ اتنا عرصہ رہے کہ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہ سکتے تھے تا آنکہ مچھلی نے انہیں اگل دیا۔ اور وہ اس وقت قرآن مجید کے بیان کے مطابق "سقیم" تھے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ امریکہ اور کینیڈا میں یہ رواج پھیل رہا ہے کہ لوگ بچے کی پیدائش کے وقت ویڈیو فلمیں بناتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں تفصیل سے امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ بھی اسی کی ایک قسم ہے۔ یہ ناجائز ہے اور بے حیائی ہے۔ اگر طبی نقطہ نظر سے ایسی ویڈیو بنانا ضروری ہو تو اس کا استعمال محدود رکھنا ہوگا۔

عیسائی سپریچولسٹ کے متعلق سوال کے حوالہ سے ایک دوست نے کہا کہ عیسائی پادریوں کو جب یہ کہا جاتا ہے یہ لولے لنگڑے ہیں انہیں اپنی روحانی توجہ سے ٹھیک کر کے دکھاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ معجزہ ایمان لانے والے کے حق میں دکھایا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ سب معجزے دکھا سکتے ہو جو میں دکھاتا ہوں۔ حضور نے اپنا ایک واقعہ بتایا کہ ایک عیسائی پادری خاتون نے جب یہی جواب دیا تو حضور نے اسے جواباً یہی فرمایا کہ جس وجود پر خود آپ کو ایمان نہیں اس کی طرف ہمیں کیسے بلا سکتی ہو۔ آپ پہلے مردے زندہ کر کے دکھائیں، پانی پر چل کر دکھائیں پھر ہمیں تمہارے سچے مسیحی ہونے کا علم ہوگا۔ باقی باتیں بعد میں ہونگی۔

ایک سوال سالگرہ منانے کے متعلق بھی ہوا کہ کیا یہ جائز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کہیں کیا کسی آسمانی صحیفے میں کسی نبی کی سالگرہ منانے کا ذکر ملتا ہے؟۔ اگر پیدائش کے دن کو خوشی کا دن منانا ہے تو سب سے زیادہ نبیوں کا حق ہے کہ ان کی سالگرہ منائی جائے اور ان کے بچپن میں تو کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ بچہ نبی بنے گا۔ حضور نے فرمایا کہ سالگرہ کی رسمیں محض مغربی رسموں کی اندھی تقلید ہے۔

یہ دلچسپ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت جاری رہی۔ جس میں خواتین نے بھی خواتین کی مارکی سے بذریعہ مائیکروفون حضور ایدہ اللہ سے سوالات دریافت کئے۔ یہ اپنی نوعیت کی منفرد مجلس عرفان تھی جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منعقد ہوئی اور براہ راست ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہوئی۔ اسے بلاشبہ انٹرنیشنل مجلس عرفان کہا جا سکتا ہے۔

(رپورٹ: ابولبیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احادیث میں بھی بے مقصد باتیں کرنے کی بڑی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ بات بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے کہ چند دوست اپنی مجلس میں مزاح پیدا کرنے کیلئے اور باقیوں کو ہنسانے کیلئے اپنے پاس سے بھی جھوٹی بات گھڑ کر بیان کر دیتے ہیں جب کہ یہ بالکل غلط ہے بلکہ رسول پاک ﷺ نے ایسی فضول گوئی کی مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ بہز بن حکیم کے دادا سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضور ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "اس شخص کیلئے جو اس غرض سے جھوٹی بات اپنے پاس سے کرتا ہے کہ لوگ ہنسیں ہلاکت ہے۔ اس لئے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ (جامع ترمذی ابواب الزھد)

پس اے عزیز بھائیو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات میں بے شمار حکمتیں ہیں مثلاً یہ ہے کہ فضول بحث کرنے سے انسان کی قوت عمل ضائع ہو جاتی ہے جب کہ خدا نے انسان کو صاحب عمل اور بامقصد ہستی پیدا کیا ہے پس جو گفتگو لغو ہو وہ انسان کے مقصد زندگی کے خلاف ہے اور مومن کے شیوہ کے منافی۔

پس فضولیات سے مکمل طور پر پرہیز کرو اور وقت کی قدر کرو حتی کہ ان مجالس اور دوستیوں سے بھی نفرت کرو جو بے فائدہ باتوں پر منتج ہوتی ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے..... جو اپنے افعال شنیعہ (یعنی برے اعمال۔ ناقل) سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوحؑ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

اور پھر کشتی نوحؑ کے آخر میں اپنی جماعت کو یوں پیغام دیتے ہیں کہ

"عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو؟ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و وفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔ آمین ثم آمین

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83 تا 85)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مختلف اجلاسات کی مختصر رپورٹ

لندن (نمائندہ الفضل) جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۱ ویں سالانہ جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کی موجودگی میں مکرم ظفراللہ پونتو صاحب آف انڈونیشیا نے تلاوت قرآن کریم کی، مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھا اور مکرم داؤد احمد صاحب ناصر (آف جرمنی) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔

دوسرے روز سہ پہر کے اجلاس میں مکرم فیروز عالم صاحب آف بنگلہ دیش نے تلاوت کی۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب (سابق اسیر راہ مولیٰ) نے ان آیات کا اردو ترجمہ اور مکرم چودھری محمد الیاس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔

اختتامی اجلاس میں مکرم حافظ احمد سعید جبریل صاحب آف گھانا نے تلاوت کی۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھا۔ کبابیر (حیفا) کے خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ کا انتخاب مل کر پڑھا جس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا۔ پھر مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے علاوہ جلسہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم الحاج حسین سن مونو صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے فرمائی۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اردو ترجمہ پڑھا۔ ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب اور مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب نے اردو نظمیں پڑھیں۔ اس اجلاس میں مکرم سلیم احمد ملک صاحب سیکرٹری تبلیغ برطانیہ نے قرآن مجید کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" کے موضوع پر خطاب کیا اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے "تربیت اولاد کے سنہری اصول" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اس اجلاس کا بقیہ پروگرام جلسہ گاہ مستورات سے سنا گیا جس میں مکرمہ عارفہ امتیاز صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرمہ امۃ الحیٔ خان صاحبہ نے اردو ترجمہ پڑھا۔ قصیدہ عربی عزیزہ منال (کبابیر) نے پڑھا اور عزیزہ شوکت جہاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس کی صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب پاکستان) نے فرمائی۔ مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب آف جاپان نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ اس کے بعد مکرم زاہد خان صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اہل بیت و اولاد

سے حسن سلوک) کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تھی جس کا موضوع دعوت الی اللہ کی اہمیت اور وقت کے تقاضے تھا۔

اس اجلاس کا بقیہ پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان تھی جس میں ۲۵۰ غیر مسلم احباب مدعو تھے۔ یہ مجلس انگریزی زبان میں نشر ہوئی۔ اس کے بعد عالمی بیعت ہوئی اور سجدہ شکر ادا کیا گیا۔

باجماعت نماز تہجد، درس القرآن و درس حدیث

جلسہ سالانہ کے ایام میں خاص طور پر نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب، مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب، مکرم سوطی عزیز صاحب اور مکرم یٰسین ربانی صاحب نے نماز تہجد کی امامت فرمائی۔

نماز فجر کے بعد مکرم حافظ احمد سعید جبریل صاحب، مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب اور مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور مکرم منیر الدین صاحب شمس نے حدیث کا درس دیا۔

ضروری گذارش

جو احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطوط لکھتے ہیں وہ اپنا پورا پتہ بھی صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

شادی سے پہلے "شادی کورس" پاس کرنا لازمی قرار دیا جائے

کیتھولک چرچ کا حکومت آسٹریلیا سے مطالبہ

آسٹریلیا میں چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہے لیکن اگر نہیں ہے تو شادی کرنے کے لئے نہیں ہے۔ چنانچہ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کیتھولک چرچ کے وکیل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ طلاقوں کی تباہ کن بھرمار کو روکنے کے لئے شادی کا ارادہ کرنے والے خواتین و حضرات کو شادی کی اہمیت، میاں بیوی کے فرائض و حقوق اور گھر گرہستی کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ضروری علم حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ بہت سے لوگ شادی کو گڈی گڈے کا کھیل سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شادی عمر بھر اکٹھے رہنے کے عہد کا نام ہے۔

فادر کرس (Cris) نے کہا کہ تمہیں کار چلانے کے لئے Licence کے لئے دو امتحان پاس کرنے پڑتے ہیں اس کے لئے پیسے خرچ کر کے سبق لینے پڑتے ہیں لیکن شادی کے لئے آپ کو صرف اٹھارہ سال کا ہونا چاہئے۔ ایک ماہ اور ایک دن کا نوٹس چاہئے اور ایک ایسا فرد جو آپ سے شادی کرنے پر راضی ہو اور بس۔ حالانکہ اگر ایک شادی ٹوٹ جاتی ہے تو اس سے جو مسائل، پریشانی اور دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں کہ ڈرائیونگ اچھی نہ آتی ہو اور کار کا حادثہ ہو جائے۔ شادی ٹوٹنے کا حادثہ کار ٹوٹنے کے حادثہ سے زیادہ گھمبیر ہوتا ہے۔ اگرچہ حکومت "ما قبل شادی کورس" (Pre—marriage Course) پہلے ہی جاری کر چکی ہے اور اگلے تین سالوں میں ۶۵ کورسز چھ ملین ڈالر کے خرچہ سے چلائے گی لیکن وہ ضرورت کے لئے کافی نہیں اور پھر ان کورسوں میں شمولیت خود اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ فادر کرس کا مطالبہ ہے کہ کورس بڑھائے جائیں اور ان میں شمولیت لازمی قرار دی جائے۔

پرانے زمانہ میں ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک اس طرح کی کتاب ہوتی تھی۔ عجیب سا نام تھا اس کا، کچی روٹی، پکی روٹی۔ اس کتاب میں نماز، دینی مسائل، میاں بیوی کے حقوق و فرائض، سسرال اور عزیزوں سے تعلقات، چھوٹے بچوں کی تکالیف اور ان کا علاج وغیرہ درج ہوتے تھے۔ اکثر لوگ بچی کے جہیز میں ساتھ یہ کتاب بھی دیا کرتے تھے۔ اگر اس ضرورت کے مدنظر کوئی جدید طرز کی کتاب لکھی جائے جس میں تربیتی نقطہ نظر سے شادی بیاہ کے مسائل اور شادی شدہ جوڑوں کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں ہدایات درج ہوں تو امید ہے وہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خلفاء کے خطبات و تحریرات میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے اور معاشرہ کو حسین بنانے کے سلسلہ میں بہت رہنمائی موجود ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے فرمودہ خطبات نکاح فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے شائع شدہ ہیں۔ تمام بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے، اسی طرح شادی شدہ جوڑوں کے لئے ان کا مطالعہ کرنا ازحد مفید ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے کئی ایک خطبات کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی دستیاب ہیں جنہیں غور سے سننے اور ان میں بیان فرمودہ نصائح پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بہت سی معاشرتی خرابیوں اور نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔

مسلمانوں کی حقیقی نمائندگی کا اہل ٹی وی

مراکش سے ایک عرب دوست عدنان صاحب، ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء کے خط میں لکھتے ہیں:

"میں نے دین کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ میرے دل میں ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد شدید رغبت ہے کہ میں اس جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ سب سے بڑی بات جو مجھے اپیل کرتی ہے وہ قرآن کی آیات کی تفسیر میں عقل و حکمت کا استعمال ہے۔ آپ اندھی نقل کی پیروی نہیں کرتے۔ اور جماعت کا ہدف مسلمانوں کو متحد کرنا ہے ....۔

ہماری نیتیں خدا کے فضل سے صاف ہیں اور ہمیں جماعت احمدیہ پر بڑا فخر ہے۔ اس زمانہ میں صرف یہی ایک مسلمان ٹی وی ہے جو مسلمانوں کی حقیقی نمائندگی کا اہل ہے۔

—○○○—

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۱)

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ"۔

(برکات الدعا صفحہ ۱۰، ۱۱)

بیہودہ بات نہ سنو

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ

(ترجمہ) جب کوئی لغو بات سنو تو اس سے الگ ہو جاؤ

تشریح:۔ جب تم کسی کی زبان سے کوئی بیہودہ بات سنو تو ہرگز اس کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ بلکہ صاف کہہ دو کہ "بھائی اپنا اپنا خیال ہے۔ اور ہم تو ایسی باتوں کو دور ہی سے سلام کرتے ہیں"۔

اگر تمہیں کوئی گالی دے تو ہرگز اس کے مقابلے میں تم اسے گالی نہ دو۔ بلکہ صرف اتنا کہہ کہ الگ ہو جاؤ کہ "میاں تمہارے عمل تمہارے ساتھ۔ ہمارے عمل ہمارے ساتھ۔ اچھا سلام"

(۵۵-۲۸)

(بقیہ صہ ۲ جمعہ کے آداب)

— عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کیلئے واجب ہے۔

بقیہ صہ ۱۱ اہم نصائح

کے نقص بیان کرنے شروع کر دیتے جاتے ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ دوسروں کے عیب نکالنے کی بجائے اپنے عیب نکالو تاکہ تمہیں کچھ فائدہ بھی ہو۔ دوسروں کے عیب نکالنے سے سوائے گناہ کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔

اپنی اصلاح کی فکر کرو

پس اگر عیب ہی نکالنے ہیں تو اپنے عیب نکالو تاکہ اُن کے دُور کرنے کی کوشش کر سکو۔ تم اپنے متعلق دیکھو کہ تم میں چڑچڑا پن تو نہیں پایا جاتا تم خواہ مخواہ دوسری عورتوں سے لڑائی فساد تو نہیں کرتیں۔ تمہارے اخلاق میں تو کوئی کمزوری نہیں اور جب تمہیں اپنی کوئی کمزوری معلوم ہو جائے تو اس کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ تم اپنی مجلسوں میں ہی دیکھ لو ذرا ذرا سی بات پر عورتیں ایک دوسری سے اس طرح لڑتی ہیں کہ گویا انسان نہیں حیوان ایک جگہ جمع کئے ہوئے ہیں۔ پس اپنے اخلاق اور عادات درست کرو۔ جس مجلس میں جاؤ۔ ادب اور تہذیب سے بیٹھو۔ ایک دوسری کے ساتھ محبت اور اُلفت سے ملو۔ نرمی اور پیار سے بات کرو۔ اگر کوئی سختی بھی کر بیٹھے تو صبر اور تحمل سے کام لو اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ (الازھار — صفحہ ۳۹ تا ۴۰)

مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ (کشتی نوح)

(بقیہ صہ ۱۹ کھانے کے آداب)

اگر کھانا اجتماعی ہو تو

- جب آپ کھانے کیلئے آئیں تو پہلے بیٹھے ہوئے لوگوں کو السلام علیکم کہیں۔
- جب آپ ڈش میں سے کوئی کھانے کی چیز یا جگ میں سے پینے کا پانی وغیرہ لیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ڈش یا جگ کو دوبارہ اس کی مناسب جگہ پر رکھ دیں نہ کہ اپنے پاس ہی رکھ لیا جائے۔ ورنہ دوسروں کیلئے مشکل پیدا ہو گی۔
- اگر کوئی مطلوبہ ڈش وغیرہ آپ کی پہنچ سے دور ہے تو کھڑے ہو کر لمبا ہاتھ کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ جن صاحب کے نزدیک ہے ان سے درخواست کریں کہ وہ آپ تک پہنچا دیں۔
- کوشش کریں کہ کھانے کے دوران باتیں بہت کم کی جائیں اگر بات کرنی ہو تو نوالہ چباتے ہوئے بات نہ کریں۔ بلکہ نوالہ کھا لینے کے بعد بات کریں۔
- اگر آپ کے ساتھ بزرگ کھانے میں شامل ہوں تو ان کے کھانا شروع کرنے کے بعد کھانا شروع کریں اور کھانا ختم کرنے کے بعد بھی ان کا انتظار کریں لیکن اگر جلدی میں ہیں تو معذرت کر کے اٹھ جائیں۔
- اگر کھانا ڈائننگ ٹیبل پر ہے تو بیٹھتے ہوئے نہایت آرام سے بغیر گھسیٹے کرسی اپنی جگہ پر رکھ کر بیٹھ جائیں اور جب کھانا کھا کر اٹھیں تو کرسی کو آرام سے اٹھا کر میز کے نیچے کر دیں تا کہ دوسروں کیلئے روکاٹ کا باعث نہ ہو۔
- کوئی کھانا کھا رہا ہو تو اس کی طرف دیکھتے رہنے سے پرہیز کریں۔
- اگر کسی دعوت میں اکیلے شخص کو بلایا جائے تو اکیلے ہی جانا چاہئے۔
- بن بلائے کسی دعوت میں ہرگز شریک نہ ہوں۔